ادبیات

باقیاتِ صالحات

شیخ مُصحفی کی ایک غیر مطبوعہ غزل

مرسلہ سید محبوب صاحب رضوی

خداوندا نہیں مشتاق میں سرو و صنوبر کا
بروزِ حشر میرے سر پہ ہو سایہ سمن بر کا

گیا ہوں جان سی تو بھی تڑپ اک مجھ میں باقی ہی
خدا جانے کہ میں مذبوح ہوں کس دست و خنجر کا

پڑا رہتا ہی اکثر راہ میں دامن دراز و نکی
یہ سر مشتاق ہی کیا جانے کن پاؤں کی ٹھوکر کا

جوابِ نامہ تو معلوم اُسکی پاس سی آنا!
کوئی پر اُڑتے اُڑتے شاید آپہنچے کبوتر کا

غرض ہر وقت روتے ہی رہی ہم دلکی ماتم پر
نہ سوکھا ایک دم رومال اپنے دیدۂ تر کا

مری آنکھوں سے گر پڑتے ہیں آنسو بیچ مجلس میں
چھلکنا جبکہ ساقی مجھکو یاد آتا ہے ساغر کا

گئے دن مصحفی ہمسایہ ٹک سُکھ نیند سوتے تھے
کیا نالوں نے میرے پھر بپا ہنگامہ محشر کا